الکتاب والحکمۃ

عزیز زبیدی۔ واربرٹن

حق کے خلاف حکمرانوں کے ہتھکنڈے

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ (پ۳۔ بقرہ ع۳۵)

حکومت کا نشہ "کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) سے اس کے رب کے بارے میں (صرف اس لیے) جھگڑا کیا کہ اللہ نے اس کو بادشاہت دی تھی؟"

حکومت کا نشہ سب سے بے قابو نشہ ہوتا ہے۔ جب یہ نشہ طاری ہو جاتا ہے تو اسے خدا بھی اپنا رقیب نظر آنے لگتا ہے، اس لیے اگر اسے خدا کی طرف دعوت دی جاتی ہے تو اسے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اس کے سوا اور بھی کوئی رب ہے، اگر واقعۃً ایسا خدا ہے تو اس کو مزید حیرت ہوتی ہے کہ وہ پیچھے خدا کے حضور جھک کر عبدیت کا ثبوت بھی دے۔ یہی معاملہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معاصر بادشاہ نے آپ کے ساتھ کیا کہ: اس کے سوا اور کون خدا اور کہاں کا خدا؟ — گو بعض حکمران زبان سے ایسا کہنے کی جرأت نہیں کرتے تاہم عملاً وہ یہ بات ضرور ثابت کر جاتے ہیں کہ خدا کو ان کے معاملہ میں دخل دینے کی کوشش نہیں کرنا چاہیے، اس لیے عموماً ایسے لوگ اللہ والوں کے ساتھ برسرپیکار رہتے ہیں۔

میری کرسی کمزور نہیں ۔ اگر کوئی حکمران زیادہ سے زیادہ انکساری کا ثبوت دے تب بھی اتنی ڈینگ تو ضرور مارے گا کہ: میری بادشاہت اور کرسی تمہارے سامنے ہے، کیا تمہیں ابھی میری طاقت اور خدائی کے ماننے میں تامل ہے؟ یعنی میری کرسی بہر حال کمزور نہیں ہے۔

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (پ۲۵۔ زخرف ع۵)

اور فرعون نے اپنی قوم میں منادی کرادی کہ: اے میری قوم! کیا مصر کی بادشاہت میری نہیں ہے اور (تم دیکھ ہی رہے ہو کہ) یہ نہریں میرے تلے بہہ رہی ہیں، کیا تمہیں (یہ باتیں) نہیں سوجھتیں۔

تمہارا روزی رساں میں ہی تو ہوں ۔ حکومت کو ملکی ضروریات کی ذمہ داری لینا پڑتی ہے

اور وہ کوئی ہو، لیکن جب حکمران کا دماغ خراب ہو جاتا ہے تو اسے اپنی رزاقی کا گمان ہونے لگ جاتا ہے اور بول اٹھتا ہے۔

اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى (پ - النزعٰت ع ۱)

میں ہی تمہارا رب ہوں!

یعنی داعیانِ حق کے خدا کی طرف مت دیکھو! وہ تو صرف سنی سنائی باتیں ہیں۔ میں ایسا خدا ہوں جسے تم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکتے ہو۔ ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔

داعیانِ حق کی مساعی کا مذاق۔ داعیانِ حق جب "حق" کی حفاظت کے لیے مناسب اقدامات کرتے ہیں تو قوم کو غلط تاثر دینے کے لیے ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ (پ ۱۲ - هود ع ۴)

"اور وہ کشتی بنانے لگے اور جب ان کی قوم کے ممبران اسمبلی ان کے پاس سے ہو کر گزرتے تو ان کا مذاق اڑاتے۔"

اور کسے بات کرنا آتی ہے؟ جب جیب میں پیسے، گھر میں دانے اور سر پر تاجِ شاہی ہو تو وہ بکواس بھی کرتا ہو تو بے ضمیرے لوگ بول اٹھتے ہیں، واہ! کیا کہنے! منہ سے پھول جھڑتے ہیں، جہاں یہ سماں طاری ہو جاتا ہے وہاں عموماً یہ طبقہ اپنے بارے میں ضرورت سے زیادہ خوش فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ: ان جیسا جہان میں اور کوئی نہیں! ما بدولت کے سوا اقوامِ عالم کے عالمی مسائل میں بات کرنے کا سلیقہ اور کسی کو نہیں۔

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ (پ ۲۵ - زخرف ع ۵)

"تو (بھلا بتائو تو) کہ کیا میں اس شخص سے افضل (نہیں) ہوں جو کہ "نیچ سا" اور بولنا تک اسے نہیں آتا۔"

یہ تو پاگل ہیں۔ عوام کو گمراہ کرنے کے لیے بڑی شد و مد کے ساتھ یہ شوشہ چھوڑتے ہیں کہ، یہ حلوہ خور یہ ملاں اور یہ سیٹر کیا جانتے سیاست کسے کہتے ہیں اور جہانبانی کیا شے ہے۔ یہ دقیانوسی اور جنونی قسم کے پاگل لوگ ہیں۔ آپ ان کی باتوں میں نہ آئیں۔ اگر حکومت ان کے ہاتھ میں آگئی تو مملکت کی آبرو خاک میں مل جائے گی۔

فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ (پ ۲۷)۔

"تو اس نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر سرتابی کی اور کہا یہ مداری ہیں یا پاگل۔"

قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ (پ ۱۹ - الشعراء ع ۲)

فرعون بولا تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف رسول ہو کر آیا ہے (بس) پاگل ہی ہے۔

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ (پ ۸ - الاعراف ع ۹)

منکرین حق کی قومی اسمبلی کے ممبران نے (حضرت ہودؑ سے) کہا کہ ہمیں تو تم حماقت میں مبتلا نظر آتے ہو۔

الملأ - دراصل اس بااثر گروہ کا نام ہے جس کو سرکاری اثر و نفوذ حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ لوگ "اُولُوا قُوَّةٍ" اور "ارباب حل و عقد" کہلاتے ہیں۔ ان کو نمائندہ قوت حاصل ہوتی تھی، آج کی زبان میں ان کو "ممبران شوریٰ" یا "قومی اسمبلی کے ممبران" کہہ سکتے ہو۔

داعیان حق کو صرف پاگل ہی نہیں کہتے ان کو ڈانٹ بھی پلاتے ہیں۔

وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ (پ ۲۷ - القمر ع ۱)

اور انھوں نے کہا کہ (وہ) پاگل ہے اور (پھر) اس کو جھڑکیاں بھی دی گئیں۔

ساتھ ساتھ بے پرکی یہ بھی ہانکتے ہیں کہ ہو نہ ہو، اس پر ہمارے کسی دیوتا کی مار پڑ گئی ہے کہ اب دیوانے ہو رہے ہیں۔

إِنْ نَقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ (پ ۱۲ - ہود ع ۵)

ہمارا خیال تو یہ ہے کہ ہمارے کسی دیوتا کی ہی تجھ پر کوئی افتاد پڑ گئی ہے۔

جھٹلاتے رہے - جب کبھی حق کا کوئی داعی ان کے پاس پہنچا، اس کے بارے میں یہی تاثر دیا تو یہ تو یہ جھوٹا شخص ہے۔

فَكَذَّبُوهُ (پ ۸ - اعراف ع ۶)

چوں بہ خلوت میروند - بندگان خدا کے خلاف اس طبقہ نے کیا کیا تہمتیں تراشیں؟ یہ ایک لمبی داستان ہے۔ ظلم کا سب سے بڑا جو تیر وہ چلا سکتے تھے یہ چلایا کہ بڑے پاک بنتے ہیں، پر ان کے اندر اتنے پلید ہیں کہ تو یہ بھلی۔

ع چوں بخلوت میروند آں کارے دیگر میکنند

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ (پ ۸ - الاعراف ع ۱۰)

ان کی قوم کا جواب بس یہی تھا کہ (آپس میں) لگے کہنے کہ ان لوگوں کو نکال باہر کرو، یہ (بڑے)

پاک صاف بنتے ہیں"

دین اور دنیا میں تفریق۔ منکرین حق نے ہمیشہ اسی میں اپنے لیے بھلا محسوس کیا ہے کہ دین اور دنیا کو الگ الگ رکھا جائے۔ چنانچہ جب فرستادگان خدا نے ان کو یہ بتایا کہ: دین کے زیر سایہ دنیا گزارنے کا نام "دین حق" اور اسلام" ہے تو وہ بھڑک اٹھے اور لگے ان کو کوسنے کہ یہ کیا قسم نہ ادر کردی۔

قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ (پ ۱۲ - ھود ع)

"کہنے لگے اے شعیب! کیا تمہیں تمہاری نماز یہ تعلیم دیتی ہے کہ جن کو ہمارے آباؤ اجداد پوجتے آئے ہیں ہم ان کو چھوڑ دیں یا اپنے مال میں جس طرح کا تصرف کرنا چاہیں نہ کریں"

پیروان حق دقیانوسی لوگ ہیں۔ شروع سے ارباب اقتدار کا یہ نعرہ رہا ہے کہ جو حق کے پیروکار ہیں وہ دقیانوسی، کند ذہن اور سطحی اور عصری تقاضوں سے بے خبر لوگ ہیں۔

وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ (پ ۱۲ - ھود ع)

"ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ کا اتباع صرف ان لوگوں نے کیا ہے، جو ہم میں گھٹیا اور سطحی نظر رکھنے والے لوگ ہیں۔"

یہ حضرت نوحؑ اور ان کے پیروان حق کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔ اور آج سے ہزاروں برس پہلے!

یہ بھی کرسی کا بھوکا ہے۔ ارباب اقتدار اور بااثر لوگوں کی بین الاقوامی نوعیت کی حماقتوں میں سے ایک حماقت یہ بھی ہے کہ: جب کبھی حق کا داعی ان کی ناکردنیوں کے خلاف آواز بلند کرتا ہے اور عوام کو حق کی طرف دعوت دینے لگتا ہے تو ان کی پوری سرکاری مشینری حرکت میں آجاتی ہے اور یہ پروپیگنڈا شروع کر دیتی ہے کہ دراصل یہ لوگ کرسی کے بھوکے ہیں — اصل میں یہ ان کا جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔ کیونکہ ان کو کرسی سے کچھ بھی دلچسپی نہیں ہوتی اس کے علاوہ اگر واقعی اس کی خواہش بری اور اس کے خواہش مند کی نااہلی کا نشان ہے تو پھر یہ صرف ان کے لیے کیوں اور آپ کے لیے کیوں نہیں؟ بہرحال دہائی دیتے ہوئے قوم سے کہا کہ یہ بھی! کرسی مانگتا ہے اور تم پر برتری کے خواب دیکھ رہا ہے۔

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ

عَلَيْكُمْ۔ (پ ۱۸-المؤمنون ع ۲)

"منکرینِ حق کی قومی اسمبلی کے ممبران نے کہا کہ (یہ لوگ بڑے پاک بنے پھرتے ہیں) وہ تمھارے جیسا ہی انسان ہے، تم پر برتری چاہتا ہے۔"

اس الزام کی تہ میں جو ذہن کام کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ دین کی آڑ میں کرسی چاہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک داعیانِ حق کے سلسلے میں یہ بدگمانی بجائے خود معصیت اور تہمت ہے۔ کیونکہ تجربات گواہ ہیں کہ جب کبھی اقتدار ان کو ہاتھ لگا ہے انھوں نے حق ہی کا بول بالا کیا ہے۔ ان معترضوں کی طرح گلچھرے نہیں اڑائے۔

دوسری یہ بات اور غیر شعوری طور پر ان کے ذہنوں میں گردش کرتی رہتی ہے کہ جہانبانی ایک دنیا داری ہے، دینداروں کے لیے اس کی کوشش ان کی دینی روح کے خلاف ہے۔ حالانکہ یہ ان کا مفروضہ ہے جو سر تا پا غلط ہے۔ بلکہ قرآن نے کہا ہے کہ: ہر فرد بشر خدا کا خلیفہ ہے۔ اقتدار کے ذریعے حق کا بول بالا کرنا اس کا دینی فریضہ ہے۔ صحیح یہ ہے کہ: دین اور سیاست کی یہ تفریق کفار کے ذہنوں اور بوالہوس افراد کی سازشوں کی ایجاد ہے۔

یہ تخریب کار ہیں۔ داعیانِ حق کے خلاف ایک اور الزام جو حکمران ٹولہ لگایا کرتا ہے، یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ تخریب کار ہیں۔

وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ (پ ۹-الاعراف ع ۱۵)

"اور قوم فرعون کی قومی اسمبلی کے ممبران نے اس سے کہا کہ تم (حضرت) موسیٰ اور اس کی قوم کو یونہی آزاد) چھوڑ رکھو گے کہ وہ ملک میں تخریب کاری کرتے رہیں اور تم کو اور تمھارے معبودوں کو نظر انداز کر دیں۔"

یہ غلط فہمی بہت پرانی ہے کہ: ہر حکمران اپنے خلاف ہر تنقید اور اظہارِ رائے کو مملکت اور ریاست کے خلاف تنقید تصور کر لیتے ہیں۔ گویا کہ وہ اور ملک دونوں مترادف الفاظ ہیں۔ حالانکہ یہ انتہائی غیر دانشمندانہ بات ہے۔ غور فرمائیے! تخریب کاری کا الزام ہما شما کے خلاف ہی نہیں لگایا جا رہا، پیغمبرِ خدا اور ان کے پاک صحابہ کے خلاف عائد کیا جا رہا ہے۔ جن لوگوں کے دماغ میں عقل کا خانہ ہے، کیا کوئی تصور کر سکتا ہے کہ انبیاء اور ان کے صحابہ تخریب اور فساد فی الارض کا ارتکاب کر سکتے ہیں؟

یہ غدار ہیں۔ جو خوش نصیب اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے میدان میں نکلتے ہیں، ان کے خلاف یہ منادی بھی کر دی جاتی ہے "یہ ملک اور قوم کے غدار ہیں"۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ (پ۱۶ - طٰہٰ ع۳)

(فرعون) بولا: کیا اس سے پہلے کہ ہم تم کو اجازت دیں تم اس (موسیٰ) پر ایمان لائے ہو؟ ہو، یہ تمہارا بڑا (گرو) ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے۔

یعنی وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ: تم نے غیر کے اشارہ پر ہمارے خلاف سازش کی ہے۔ خدا جانے یہ بات کس نے ان کے ذہنوں میں ٹھونس دی ہے کہ وہ ہر خطا سے پاک ہوتے ہیں یا ان کے خلاف جو صحیح بات بھی کی جاتی ہے اس کی سیدھی زد ملک پر پڑتی ہے۔

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (پ۹ - الاعراف ع۱۴)

"فرعون بولا کہ: اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں تم موسیٰ کے خدا پر ایمان لے آئے! ہو نہ ہو یہ تمہاری ایک سازش ہے جو آکر تم نے اس شہر میں کی ہے تاکہ اس کے باشندوں کو یہاں سے نکال باہر کریں، بہر حال تم کو (اس کا انجام) عنقریب معلوم ہو جائے گا۔"

حالانکہ غدار یہ لوگ خود ہوتے ہیں جو بندگانِ خدا کو غلط راہ پر ڈال کر اپنا اُلو سیدھا رکھنے پر اصرار کرتے ہیں، مگر یہ بات ان کو سمجھ نہیں آتی، آتی ہے تو اصلاحِ حال کی توفیق نہیں پاتے۔

فرضی مقدمہ کی دھمکیاں۔ جب اور کوئی تدبیر نہیں چلتی تو پھر فرضی مقدمے کھڑے کرتے اور ان کی دھمکیاں دیتے ہیں۔

وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ (پ۱۲ - یوسف ع۴)

"اور جس کام کے کرنے کا میں اس سے کہہ رہی ہوں۔ اگر وہ اس کو نہیں کرے گا تو لامحالہ قید بھی ہوگا اور ذلیل بھی۔"

فرضی مقدمات کی داستان انتہائی گھناؤنی اور شرمناک ہے۔ اگر ان سب کا استقصار کیا جائے تو ایک دفتر تیار ہو جائے۔ بہر حال اب یہ بات پوشیدہ نہیں رہی۔

کچل دیے جائیں گے۔ اس بھی کام نہ چلا تو پھر دھمکی میں مزید شدت کر دی جاتی ہے کہ باز آجاؤ ورنہ کچل دیے جاؤ گے۔ ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم الٹا لٹکا دیں گے۔

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ (پ-اعراف ع۱۴)

"میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں الٹے (سیدھے) کاٹ دیتا ہوں پھر تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا"

خاصانِ خدا کو قتل کیا۔ خاصانِ خدا نے جب ان کو تبلیغ کی اور وہ بات ان کے مطلب کے خلاف تھی تو ان کو قتل کر ڈالا۔

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ (پ - بقرہ ع۱۱)

"جب جب تمہارے پاس کوئی رسول تمہاری خواہشوں کے خلاف کوئی حکم لے کر آیا، تم اکڑ بیٹھے۔ پھر بعض کو تم نے جھٹلایا اور بعض کو قتل ہی کرنے لگے"

آگ میں جھونک دیا۔ بس چلا تو ان ظالموں نے داعیانِ حق کو آگ میں جھونکنے سے بھی دریغ نہ کیا۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ (پ - بروج)

"وہ خندقوں والے ہلاک ہوئے (وہ) آگ (کی تھیں) جس میں (مسلمانوں کو جلانے کے لیے) ایندھن (جھونک رکھا) تھا اور جب کہ وہ خندقوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور جو (ظلم وستم) مسلمانوں پر کر رہے تھے وہ (اس کا تماشا) دیکھ رہے تھے"

منظم دھاندلی کر کے اس کا انکار۔ ہر زمانہ میں عموماً باا ثر طبقہ اور حکمران ٹولہ حق کے نام لیواؤں کا راستہ روکنے کے لیے منظم دھاندلیوں کا ارتکاب کرتا آیا ہے اور دھاندلی کر کے نہایت معصومانہ طریقے کے ساتھ اس سے بے خبری اور بے تعلقی کا ڈھنڈورہ بھی پیٹتا آرہا ہے۔ آج سے ہزاروں سال پہلے حضرت صالح علیہ السلام قوم ثمود کی طرف مبعوث ہوئے، باا ثر گروہ اور ارباب اقتدار نے چاہا کہ اس کی تحریک کا مقابلہ کرنا بالکل فضول ہے، بس سرے سے حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے متبعین کا ہی قلع قمع کر دیا جائے، پر صبح ہوتے ہی نہایت حیرت واستعجاب کے ساتھ آواز بلند کی جائے کہ: بخدا! ہمیں تو اس واقعہ کا علم ہی نہیں ہے۔

وَكَانَ فِى الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ. (پ۱۹ - النحل ع۴)

"شہر میں نو شخص تھے جو فساد فی الارض کیا کرتے تھے اور اصلاحِ حال (کا خیال) نہیں کیا کرتے تھے، وہ بولے باہم قسم کھاؤ کہ ہم رات کو حضرت صالحؑ اور ان کے متعلقین پر شب خون ماریں گے اور پھر ان کے وارث سے جا کہیں گے کہ ہم (تو) ان کے متعلقین کے مارے جانے کے موقع پر موجود ہی نہ تھے اور ہم بالکل سچے ہیں۔"

الغرض: داعیانِ حق کے راستے میں سینکڑوں رکاوٹیں، سازشیں اور مزاحمتیں درپیش رہتی ہیں۔ جو خوش نصیب ان مزاحمتوں پر فتح پا لیتے ہیں، وہ خدا کے ہاں بھی اپنا ایک مقام بنا لیتے ہیں۔ دنیا اور آخرت بھی دونوں ان کے لیے مبارک ثابت ہوتے ہیں۔ اس راستے میں سب سے بڑی مزاحمت ملک کے با اثر افراد، بے خدا جمہور اور دنیا دار حکمرانوں کی طرف سے ہوتی ہے، اور نہایت سخت ہوتی ہے۔ لیکن بندۂ مومن اس کو کبھی خاطر میں نہیں لاتے۔

اہم اعلان

قارئین کرام بخوبی آگاہ ہیں کہ "غزنوی و صدیقی" نمبر کے بعد ادارہ "الاسلام" نے شیخ الاسلام

محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ

کی دعوت و سیرت اور کارہائے نمایاں پر مشتمل خصوصی اشاعت کی ترتیب شروع کر رکھی ہے اور اس کے بہت سے ابتدائی مراحل طے ہو چکے ہیں ۔۔۔ اس کے ساتھ ساتھ اب ..... "الاسلام" نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ برصغیر کے نامور عالمِ دین سابق امیر جمعیۃ اہل حدیث مغربی پاکستان اور سابق مہتمم جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمہ اللہ علیہ

کی دینی و ملی خدمات اور حالاتِ زندگی پر مشتمل ایک شاندار نمبر شائع کیا جائے گا (ان شاء اللہ)

لہٰذا اہلِ قلم احباب سے التماس ہے کہ وہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق مضامین کے ساتھ ساتھ مولانا سلفی رحمۃ اللہ علیہ پر بھی اپنے مضامین نظم و نثر، مکاتیب اور دیگر متعلقہ کوائف ارسال فرمائیں تاکہ ان اہم ذمہ داریوں سے کماحقہٗ عہدہ برآ ہوا جا سکے۔

(ادارہ "الاسلام" چوک نیائیں گوجرانوالہ)